خاں صاحب اور اسکول کے عربک ٹیچر مولانا سید احمد شاہجہان پوری ان تینوں اصحاب کو ہائی سکول کے ساتھ محبت نہیں عشق ہے۔ جناب سکریٹری صاحب اخلاص وعمل کے پیکر ہیں اور موجودہ صبر آزما حالات میں بھی نہایت پامردی اور ہمت کے ساتھ یہ ہائی سکول اور ایک اس کی برانچ جو مڈل سکول ہے کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں اور مڈل سکول کے لئے ایک نئی عمارت بنوا رہے ہیں۔ دونوں سکولوں میں کم و بیش ایک ہزار مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہیں جناب ہڈ ماسٹر صاحب پرانے ماہرِ تعلیم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے منتظم اور نہایت باہوش و معاملہ فہم انسان ہیں۔ تقسیم کے بعد اس ہائی سکول میں بھی خاک اُڑنے لگی تھی لیکن سکریٹری اور ہڈ ماسٹر دونوں کی جدوجہد اور خلوص کا یہ اثر ہے کہ آج تعلیمی اور انتظامی اعتبار سے پھر سکول کا شمار صوبہ کے نمایاں تر سکولوں میں ہونے لگا ہے تقسیم نے مالی اعتبار سے تمام اسلامی اداروں کو جو عظیم نقصان پہنچایا ہے یہ ادارہ اب تک اس میں بُری طرح مبتلا ہے۔ اب جو اسلامی ادارہ جہاں کہیں ہے وہ ملک کے سب مسلمانوں کے ہاتھوں میں ایک امانت ہے اس لئے مقامی مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کا بھی قومی فرض ہے کہ وہ ان اداروں کی خبرگیری کریں۔ ورنہ ایک بنا بنایا ادارہ اگر فنا ہو گیا تو پھر اس کا دوبارہ قایم کرنا ناممکن ہو جائے گا اور اس کا ضرر صرف اُس مقام کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ سب ہی مسلمانوں کو پہنچے گا۔ ذاتی طور پر میرے مختصر تر قیام مالیگاؤں میں ان تینوں حضرات نے جس خلوص محبت اور کرم گستری کا عملی ثبوت دیا ہے وہ رسمی شکریہ کے حدود سے بالاتر ہے اللہ تعالیٰ میری طرف سے ان کو اس کا اجر عطا فرمائے۔

افسوس ہے گذشتہ مہینہ اقبال سہیل بھی چل بسے۔ وہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے باقیاتِ صالحات اور اُس عہد کی دیرینہ روایات کے حاملین میں سے تھے۔ غیر معمولی ذہین و ذکی تھے۔ فارسی اور اردو دونوں زبانوں کے بلند پایہ شاعر تھے۔ وہ اگر وکیل نہ ہوتے اور مزاج لاابالی نہ ہوتا تو علم و ادب کے میدان میں ان کی شہسواری کا مقابلہ بہت کم لوگ کر سکتے تھے۔ طبیعت حد درجہ دقیقہ رس اور دماغ بڑا نکتہ آفریں پایا تھا۔ نغز گوئی کے ساتھ اشعار میں روانی غضب کی ہوتی تھی۔ غزلوں اور نظموں کے علاوہ انھوں نے جو نعتیہ نظمیں لکھی ہیں وہ بھی بڑے معرکہ کی ہیں نثر بھی بہت اچھی لکھتے تھے۔ اگر کوئی صاحب اُن کے مضامینِ نثر و نظم کو مرتب کر کے یکجا شائع کر دیں تو یہ اردو ادب کی مفید اور لائقِ قدر خدمت ہوگی۔ ورنہ ان ادبی جواہر پاروں کے ضائع ہو جانے کا